توہینِ ناموسِ رسالت ﷺ

☆ **موضوع کا پس منظر**

- ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت - دیگر ممالک میں بھی اشاعت
- معافی مانگنے سے انکار - اظہارِ آزادیٔ رائے کا بہانہ

☆ **نبی اکرم ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی تقاضا :**

- اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (احزاب: 6)
- قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آلِ عمران: 31)
- قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (توبه: 24)
- "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے محبوب نہ ہوجاؤں اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور یہاں تک کہ تمام انسانوں سے" (بخاری و مسلم)

☆ **تاریخِ توہینِ رسالت :**

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز — چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبیست

- رسول ﷺ کو ایذا دینے والے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا :

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا (احزاب: 57)

☆ **مشرکین کی توہین:**

- وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ (۱۱۲) وَلِتَصْغٰٓی اِلَیْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِیَرْضَوْهُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ (انعام : 112– 113)
- وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا (فرقان : 31)
- وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ (ص : 4)
- وَقَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ (حجر : 6)
- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ (زخرف : 31)
- وَاِذَا رَاٰکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِهَتَکُمْ ج وَهُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ کٰفِرُوْنَ (انبیاء :36)
- حضور ﷺ کا واحد دشمن جس پر اللہ کا غضب نازل ہوا سورۃ لھب میں۔
- اللہ کا تبصرہ : وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ (۹۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ (۹۸) وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ (حجر: 97–99)
- فتح مکہ کے موقع پر سزا: فتح مکہ کے موقع پر قریش کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، تم سب آزاد ہو لیکن نو آدمیوں جو آپ ﷺ کو سخت ازیت دیتے تھے اُن کا خون رائیگاں قرار دیتے ہوئے حکم دیا کہ اگر وہ کعبہ کے پردے کے نیچے بھی پائے جائیں تو اُنہیں قتل کر دیا جائے۔

☆ **منافقین کی توہین :**

- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا/ اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ/ وَاِلَى الرَّسُوْلِ/ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ/ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا/ (النساء : 61)
- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ط وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (المجادلة : 8)
- وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ط وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (توبه: 61)
- منافقین کی سزا :

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ(توبه : 80)

☆ **اہلِ کتاب کی توہین :**

- مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا م بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۴۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ل وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (نساء: 46–47)
- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (۱۵۰) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (نساء : 150–151)
- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ(بقرة: 90)

- کعب بن اشرف کا انجام : یہودیوں میں یہ وہ شخص تھا جسے اسلام اور اہلِ اسلام سے نہایت سخت عداوت اور جلن تھی۔ یہ نبی ﷺ کو اذیتیں پہنچایا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف جنگ کی کھلم کھلا دعوت دیتا پھرتا تھا۔ یہ بڑا مالدار اور سرمایہ دار تھا۔ جب اسے یقینی طور پر اس خبر کا علم ہو گیا کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہو گئی ہے اور سردارانِ قریش کو قتل کر دیا گیا ہے تو اللہ کا یہ دشمن رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ہجو اور دشمنانِ اسلام کی مدح سرائی پر اتر آیا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے لگا۔ پھر مشرکین کی غیرت بھڑکانے، ان کی آتشِ انتقام تیز کرنے اور انہیں نبی ﷺ کے خلاف آمادۂ جنگ کرنے کے لئے اشعار کہہ کہہ کر ان سردارانِ قریش کا نوحہ و ماتم شروع کر دیا جنہیں میدانِ بدر میں قتل کیے جانے کے بعد کنویں میں پھینک دیا گیا تھا۔ کعب بن اشرف یہ سب کچھ کر کے مدینہ واپس آیا تو یہاں آ کر صحابہ کرامؓ کی عورتوں کے بارے میں واہیات اشعار کہنے شروع کئے اور اپنی زبان درازی و بدگوئی کے ذریعہ سخت اذیت پہنچائی۔ یہی حالات تھے جن سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو کعب بن اشرف سے نمٹے؟ کیوں کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے۔ اس کے جواب میں محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر، ابو نائلہ۔ جن کا نام سلکان بن سلامہ تھا، حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبر نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس مختصر سی کمپنی جس کے کمانڈر محمد بن مسلمہ تھے نے اسے جہنم واصل کیا۔

☆ **بعد کے ادوار میں بھی بعض بد باطن یہ جرائم کرتے رہے:**

☆ **ہندوستان میں توہین**

- مغلیہ دور میں : دینِ الٰہی کا فتنہ

اکبر کے دور میں فتنہ اُٹھایا گیا کہ دینِ محمدی ﷺ صرف ایک ہزار برس کے لئے تھا۔ اب دینِ الٰہی کی ضرورت ہے جس میں مذہب کی بنیاد پر انسانوں میں کوئی تفریق نہ ہوگی۔ ہندوستان میں بسنے والے مختلف مذاہب کے لوگ دینِ الٰہی قبول کر کے اکبر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ اگر مذہبی تفریق رہی تو ہندوستان میں مغلوں کی حکومت عدمِ استحکام کا شکار ہو جائے گی۔ اس فتنہ کے خلاف اکبر اور جہانگیر کے ادوار میں پہاڑ کی طرح ڈٹ گئے شیخ مجدد الف ثانیؒ، جن کی تحسین اقبال

نے اِس طرح کی :

حاضر میں ہوا شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

- انگریز کے دَور میں : غلام احمد قادیانی کا فتنہ
- متحدہ وطنی قومیت کا فتنہ

دوسری بار یہ فتنہ کھڑا ہوا جب گاندھی جی نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے ایک متحدہ وطنی قومیت کا تصور پیش کیا کہ ہندوستان میں بسنے والے تمام افراد ایک ہی قوم ہیں چاہے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں عیسائی ہوں، پارسی ہوں یا مسلمان۔ اُس وقت اِس فتنہ کی سرکوبی کی سعادت حاصل ہوئی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور علامہ اقبال کو۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

☆ **غازی عبدالقیوم :** **1933**ء میں ایک ہندو نتھورام نے ''ہسٹری آف اسلام'' کے نام سے ایک کتاب میں نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخی کی۔ ستمبر **1934**ء میں ہزارہ کے رہنے والے ایک نوجوان عبدالقیوم نے جب توہین ناموسِ رسالت کی تفصیل سنی تو کراچی کی ایک عدالت میں نتھورام کے حوالے سے جاری مقدمے کی سماعت کے دوران چاقو سے نتھورام پر بھرپور وار کرکے اسے قتل کر دیا۔ انگریز جج نے ڈائس سے اُتر کر اس سے پوچھا ''تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا؟ غازی عبدالقیوم نے عدالت میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتاروگے؟ اِس ہندو نے میرے آقا کی شان میں گستاخی کی ہے جسے میری غیرت برداشت نہ کر سکی۔

☆ **غازی علم دین شہید:** **1924**ء میں ایک ہندو راج پال نے ایک انتہائی زہریلی کتاب لکھی جس میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر بڑے ہی رکیک حملے کیے اور بڑا ہی اشتعال انگیز اسلوب اختیار کیا۔ اس کے جواب میں ایک طرف مولانا ثناء امرتسری رحمہ اللہ نے ''مقدس رسول'' لکھ کر اس کتاب کا علمی جواب دیا اور مسلمانوں کو قلبی سکون پہنچایا اور دوسری طرف دیہات میں پل کر بڑے ہونے والے ایک محبِّ رسول غازی علم دین نے راج پال کو جہنم واصل کیا اور پھر خود اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرکے پھانسی قبول کی اور شہید کا لقب پایا۔

- سلمان رشدی ملعون......توہین رسالت پر کتاب: The Satanic Verses
- تسلیمہ نسرین ملعون

☆ پاکستان میں توہین :

- اسلام کے نام پر ملک حاصل کیا تھا لیکن

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے — اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد — دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

اور

اے خاصائے خاصانِ رسل وقت دعا ہے — تری امت پہ آکے عجب وقت پڑا ہے

- قراردادِ مقاصد کے ساتھ کھیل کیا......کوئی قانون سازی قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہوگی لیکن اس شق کا عملی نفاذ نہیں کیا گیا اور چور دروازے نکال دیئے گئے۔
- ملک کے نام سے اسلام نکالنے کی کوشش
- عائلی قوانین تبدیل
- تحریک نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا دھوکہ
- قانونِ توہینِ رسالت کے ساتھ مذاق
- روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر سنت سے علیحدہ تصورِ اسلام...... سب سے پہلے پاکستان کا گمراہ کن نعرہ

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے　　　　اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

☆ توہینِ رسالت کے موجودہ واقعہ کا پس منظر

یہود گریٹر اسرائیل کے قیام کیلئے مسلمان اور عیسائی دنیا کو لڑانا چاہتے ہیں لہٰذا :

(i) تہذیبوں کے تصادم کا فلسفہ پیش کیا

(ii) میڈیا کے ذریعہ عیسائی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت

(iii) 9/11 کا ڈرامہ اور افغانستان کے خلاف متحدہ کاروائی

(iv) عراق کے خلاف جھوٹے الزامات لیکن پورا یورپ امریکہ کے ساتھ نہیں آیا

(v) برطانیہ میں 7/7 کا ڈرامہ تاکہ یورپ بھی مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہو۔

(vi) توہین آمیز خاکوں کی اشاعت تاکہ مسلمان طیش میں آئیں۔اسی دوران برطانوی فوجوں کی زیادتی کی ویڈیو اور ابوغریب میں زیادتی کی نئی ویڈیو۔

☆ **نتیجہ** : معاملہ ملحمۃ العظمیٰ کی طرف جارہا ہے جس کا ذکر احادیث میں اس طرح آیا :

’’حضرت ذی مخبر ؓ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے تم جلد ہی اہل روم کے ساتھ صلح کروگے ایک بڑی صلح۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک ایسے دشمن سے جنگ کروگے جو تمہارے پیچھے ہے۔ پھر تمہیں مدد دی جائے گی اور تم لوٹ لاؤ گے (مالِ غنیمت) اور تم سلامت رہوگے۔ پھر تم پلٹو گے یہاں تک کہ ایک ٹیلوں والے نخلستان میں اتروگے۔ پھر ایک شخص نصرانیوں میں سے اٹھ کر صلیب کو بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی۔اس پر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہوجائے گا اور اسے (صلیب کو) توڑ دے گا۔اس پر رومی صلح ختم کردیں گے اور ملحمہ کے لئے جمع ہوجائیں گے۔بعض روایتوں میں مزید اضافہ ہے کہ پھر مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف لپکیں گے اور جنگ کریں گے پس اللہ اس جماعت کو شہادت سے عزت دے گا‘‘۔(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم)

’’حضرت عوف بن مالک ؓ فرمانے ہیں کہ میں نبی کریم ؐ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔آپ ؐ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ چھ باتیں قیامت سے پہلے واقع ہوں گے،انہیں گن رکھو۔میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا پھیلے گی جو تم میں سے اس طرح لوگوں کو لے جائے گی جیسے قعاص کی بیماری بکریاں چٹ کرجاتی ہے، پھر تم میں مال بہے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے تو بھی وہ راضی نہ ہوگا، پھر ایک فتنہ پیدا ہوگا جو عرب کے کسی گھر میں بھی داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا، پھر تم میں اور بنوالاصفر میں صلح ہوگی تو وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور تم پر اسّی (80) علم لے کر چڑھ دوڑیں گے۔ ہر علم کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی‘‘۔(بخاری جلد اول)

اس حدیث پاک کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ نبی اکرم ؐ کا واقعات کو بیان کرنے کے ضمن میں جو عام اسلوب تھا وہ سمجھ لیا جائے۔آپ ؐ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی جب کبھی خبر دیتے تو جتنے واقعات اپنے دور سے قریب کے بیان فرماتے،عموماً اتنے ہی حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کے دور سے قریب کے بھی ارشاد فرماتے۔درمیان کے عرصہ میں پیش آنے والے واقعات عموماً واقعات کے تسلسل میں بیان کرنے کے بجائے علیحدہ ذکر کردیتے۔یہ نکتہ اگر سمجھ میں آجائے تو بہت سی احادیث جو بظاہر مشکل نظر آتی ہیں' آسان محسوس ہوں گی ۔اس حدیث کے متن اور عالمِ واقعہ میں ان خبروں کے ظہور کی ترتیب بتارہی ہے کہ یہ حدیث عیسیٰ ؑ کے نزول سے پہلے عرب علاقہ میں چھ باتوں کے واقع ہونے کی خبر دے رہی ہے اور ان میں سے تین باتیں رسول اللہ ؐ کے زمانہ سے قریب ہیں اور تین نزول مسیح ؑ سے

قریبی زمانہ کی۔ چنانچہ غزوہ ٔ تبوک کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کی وفات واقع ہوگئی' پھر حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں بیت المقدس فتح ہوگیا اور انہیں کے دور میں طاعونِ عمواس میں ہزاروں صحابہؓ جاں بحق ہوگئے۔ یہ تین نشانیاں تو آپ ﷺ کے دور کی تھیں۔ تین باقی ماندہ نشانیوں کے ظہور کا آغاز اس صدی کی تیسری یا چوتھی دہائی سے ہوا' چنانچہ پچاس سال سے عربوں میں مال جس طرح بہہ رہا ہے' اور زمین جس طرح اپنے خزانے اگل رہی ہے' ہر شخص کو اس کا بخوبی علم ہے۔ اس کے علاوہ مغربی تہذیب کا فتنہ جو ابتدائے عالم سے پیدا ہونے والے فتنوں میں سب سے بڑا پُر آشوب، ایمان و اسلام کے لئے مہلک ترین اور نفاق و منافقت کی بدترین شکل ہے، ہر عرب گھرانے میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کے داخلہ کا سبب بھی یہی تیل کی دولت ہی ہے۔ اس سلسلہ کی آخری نشانی یعنی عربوں اور بنو الاصفر (اہلِ یورپ) کی صلح اور عراق کے خلاف مشترکہ جنگی کارروائی کا منظر بھی دنیا نے دیکھ لیا ہے جو سنن ابی داوٗد اور ابنِ ماجہ کی بیان کردہ روایات کے عین مطابق ہے۔ اب اس چھٹی نشانی کا باقی آدھا حصہ یعنی صلح شکنی اور عربوں پر عام یلغار باقی ہے۔

جہاں تک اسّی (80) جھنڈوں کے زیرِ سایہ عیسائی فوجوں کے حملہ آور ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ وارسا کے ختم ہونے اور مشرقی و مغربی یورپ کے متحد ہو جانے کے بعد اب یہ ناممکن نہیں رہا کہ اسّی (80) نصرانی ممالک اس ''کارِ خیر'' میں حصہ لینے کے لئے کود پڑیں۔ خلیج کی پہلی جنگ میں عراق کے خلاف تمام عیسائی دنیا کا جو مثالی اتحاد سامنے آیا ہے، اس نے بھی مستقبل قریب کے اس حادثہ کے تصور کو ہمارے لئے آسان کر دیا ہے۔

اسّی (80) جھنڈوں کے تحت عیسائیوں کا عربوں پر حملہ آور ہونا اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کی متعین تعداد کا ہونا دو امکانی صورتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کے بڑوں کی خوشنودی، اپنے مفادات کی تکمیل اور فتح میں اپنے حصہ کی یقین دہانی حاصل کرنے کے لئے ہر نصرانی ملک زور لگائے جس کے نتیجہ میں اسّی (80) ممالک سے ایک متعین تعداد میں فوج مانگی جائے اور ہر ملک کی فوج کی تعداد بارہ ہزار ہو۔ دوسری امکانی صورت یہ ہے کہ ملکوں کی تعداد تو نہ معلوم رہے مگر جمع ہونے والی فوج کو اسّی (80) ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر ڈویژن میں بارہ ہزار فوجی ہوں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اتحادی افواج کو صلح شکنی کے لئے اگرچہ بہانہ تو ایک مسلمان کے صلیب توڑ دینے سے مل جائے گا لیکن اس کے بعد اسّی (80) علم لے کر چڑھ دوڑنے کے اسباب و محرکات کچھ اور بھی ہیں۔ ان میں سے کچھ معاشی محرکات بھی ہیں اور کچھ مذہبی محرکات بھی جو ایک کیمپ میں ہونے والی جھڑپ کو ایک عظیم جنگ میں بدل کر رکھ دیں گے۔ پچھلے کئی سالوں سے امریکی اور یورپی ٹیلی وژن پر دکھائے جانے والے پروگرام اور لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی مذہبی کتب بڑے زور شور سے اعلان کر رہی ہیں کہ غیر قوموں کی میعاد ختم ہوا چاہتی ہے اور نزولِ مسیحؑ کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ مسیحی لٹریچر سے ناواقف آدمی ان اعلانات میں مضمر ان امنگوں کا اندازہ نہیں کر سکتا جو ایک نصرانی کے سینہ میں یہ اعلان سن کر جاگ اٹھتی ہیں۔ بائبل کے اس بیان کو مسیحی اپنے لئے غیر قوموں پر غلبہ اور ارضِ مقدس یعنی شام پر قبضہ کی نوید سمجھتے ہیں جو اس وقت تک ایک غیر قوم یعنی مسلمانوں کے تسلط میں ہے۔ یورپی ذرائع ابلاغ' لٹریچر اور ان پروگراموں کے ذریعے دنیا بھر کے عیسائیوں کو ان کی مذہبی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ ان ذمہ داریوں میں سرفہرست یہودیوں کو ارضِ مقدس میں لا کر بسانا ہے اور ارضِ مقدس کو غیر قوموں سے واگزار کرنا ہے۔

☆ کیا کیا جائے؟

(i) عالمِ اسلام اور عالمِ عیسائیت میں نفرتیں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ تصادم ناگزیر ہے۔ اگر اس موقع پر غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تو جسارتیں اور بڑھیں گی لہٰذا پرامن اور مسلسل احتجاج کیا جائے حسبِ ذیل مطالبات کی منظوری تک :

(ii) نظامِ خلافت کے قیام کی کوشش کریں تاکہ دنیا کو اسلام کا عادلانہ نمونہ دکھایا جا سکے اور پھر اس عالمی عادلانہ نظام کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے جس کی خوش خبری احادیث مبارکہ میں دی گئی ہے۔

(iii) عالمِ عیسائیت کو اصل دشمن یہود کی سازش سے آگاہ کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ :

(1) عیسیٰؑ ہمارے نزدیک بھی معجزے کے ذریعہ پیدا ہوئے اور عیسائیوں کے نزدیک بھی جبکہ یہودی انہیں ولد الزنا (معاذ اللہ) قرار دیتے ہیں

(2) عیسیٰؑ ہمارے اور عیسائیوں کے نزدیک اللہ کے رسول جبکہ یہودیوں کے نزدیک مرتد (معاذ اللہ)

(3) حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور واپس آئیں گے جبکہ یہودی دجال کے منتظر ہیں۔

☆ کامیابی کا راستہ : نبی کریم ﷺ پر ایمان

– يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ